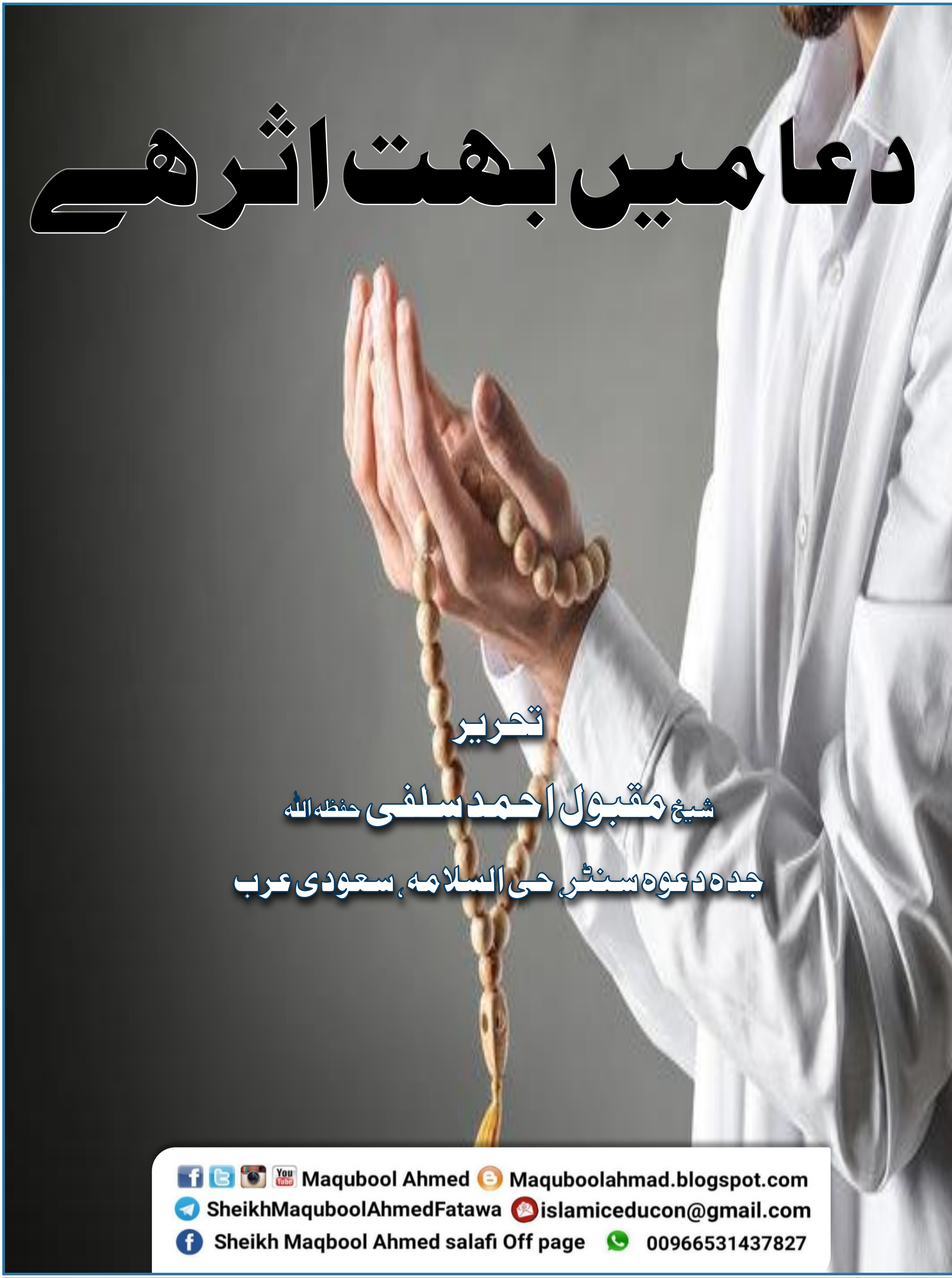


دعا میں بہت اثر ہے

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com

SheikhMaqubooIAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com

Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

دعا میں بہت اثر ہے

مقبول احمد سلفی

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے، مجھے انڈیا سے سعودی عرب کا سفر کرنا تھا، دن میں بارہ بجے کے قریب پٹنہ سے لکھنؤ کے لئے فلائٹ تھی، پھر لکھنؤ سے جدہ۔ گھر سے پٹنہ آنے کے لئے اسکارپیو بک کیا تھا، گاڑی والے سے اچھی طرح گفتگو کرلی تھی کہ رات دو بجے دروازے پر مجھے گاڑی چاہئے، فلائٹ کی بات ہے، تاخیر ہونے پر فلائٹ چھوٹ سکتی ہے۔ گاڑی والے نے بولا آندھی ہو یا طوفان دو بجے رات کو گاڑی آپ کے گھر کے دروازے پر رہے گی۔

سفر والی رات ایک بجے گاڑی والے کو بطور تذکیر فون کیا کہ گاڑی کہاں ہے اور کب تک پہنچ جائے گی پھر اس نے جو جواب دیا اسے سن کر ہوش اڑ ہو گیا۔ اس نے کہا کہ گاڑی بارات میں گئی تھی لوٹتے ہوئے دیر ہو گئی، ابھی تک نہیں لوٹی ہے۔ میں نے اس کو وعدہ یاد دلایا تو بولتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ گاڑی تاخیر سے لوٹے گی، اب تو مجبوری آگئی ہے، میں کیا کر سکتا ہوں۔ کافی طویل گفتگو ہوئی، خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں نے اس سے کہا اپنے دوست واحباب میں سے کسی کی گاڑی دیکھو اور میرے پاس بھیجو۔ ادھر میرے پاس جن گاڑی والوں کے نمبرات تھے رابطہ کرنا شروع کیا تو رات ہونے کے سبب کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ دھیرے دھیرے وقت گزر رہا تھا، ایک گھنٹہ بعد اسی گاڑی والے کا فون آیا کہ ایک آدمی سے بات ہوئی ہے وہ آجائے گا، میں نے کہا جلدی بھیجو وقت نکل رہا ہے۔

بہر کیف ! ساڑھے چار یا پونے پانچ بجے کے قریب گاڑی آئی، میں اور میری فیملی کے لوگ تیار بیٹھے تھے، جلدی سے گاڑی میں بیٹھے اور جلدی نکلنے کو کہا۔ اتفاق ایسا کہ وہ ڈرائیور کبھی کسی کو ایرپورٹ نہیں چھوڑا تھا اور اسے راستے کا بھی علم نہیں تھا۔ گاڑی چلتی رہی، متعدد بار راستے میں پوچھنا بھی پڑا، پٹنہ کے قریب پہنچ کر بڑی بھیڑ میں گاڑی پھنس گئی۔ اب فلائٹ پرواز کرنے کا وقت قریب ہو رہا تھا۔ ڈرائیور سے بولا کہ گاڑی سے اتر کو ذرا حالات کا پتہ لگاؤ، کیسا جام ہے اور کب تک ختم ہو سکتا ہے۔ پتہ

چلا بھیانک جام ہے، کافی وقت لگ سکتا ہے۔ یہ وہ نازک وقت تھا جب میرے لئے ایک ایک منٹ قیمتی سے قیمتی تھا۔ دس پندرہ منٹ تک سوچ میں پڑا رہا پھر اچانک دل میں خیال آیا کہ اس گاڑی کو چھوڑ کر کوئی دوسری گاڑی لی جائے، میں نے گھر والوں کو سلام کیا اور گاڑی سے اتر کر سڑک کے دوسرے طرف چلا گیا یعنی یہ ٹو وے تھا، ون وے کو چھوڑ کر سکنڈ وے پر چلا گیا۔ اس جانب پورا راستہ صاف تھا حتی کہ کوئی گاڑی بھی نظر نہیں آرہی تھی، راستہ کراس کرتے وقت ایک کار نظر آرہی تھی۔ اس وقت کار والا، کار میں ایک بیک پیچھے کی جانب ڈال رہا تھا، ابھی میں کچھ فاصلہ پر تھا، تیز تیز بھاگ کر جب تک گاڑی کے قریب آتا، گاڑی والا بس نکلنے ہی والا تھا تاہم مجھے اس سے بات کرنے کا موقع مل گیا، میں نے کہا مجھے ایرپورٹ جانا ہے، اس نے فورا کہہ دیا کہ بیٹھئے ایرپورٹ ہی جا رہا ہوں، پیچھے کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ اس بھائی صاحب کی گاڑی جام میں پھنس گئی تھی اس نے کال کر کے مجھے بلایا ہے۔ سبحان اللہ، کس قدر اتفاق کی بات ہے کہ ایک شخص اپنی ضرورت کے لئے فون کر کے گاڑی بلایا اور اللہ نے مجھے بھی اس میں بیٹھنے کا موقع دیا۔

میں نے گاڑی والے سے کہا کہ میرے ساتھ بھی یہی حادثہ پیش آیا ہے، اس کو بتلایا کہ دیکھو میرے گھر

والے دوسری جانب گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں،ڈرائیور نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ کرایہ لگے گا حالانکہ دو تین سو کرایہ کافی تھا مگر وقت پیسہ کم کرانے کا نہیں تھا۔ میں نے کہا ٹھیک بس مجھے جلدی سے جلدی ایر پورٹ پہنچادو۔ ٹیکسی والا راستے کا بہت ماہر تھا،ایک تو گاڑی تیز چلائی پھر مختصر راستے سے لے کر گیا۔ابتک فلائٹ پرواز کرنے کے قریب ہوگئی تھی بلکہ یہ کہہ لیں ٹیکسی پر بیٹھتے وقت اڑان بھرنے میں پندرہ بیس منٹ کا فاصلہ رہا ہوگا۔ یہ بندہ پندرہ منٹ کے آس پاس کدھر کدھر سے لے جاکر ایر پورٹ چھوڑ دیا۔ میں ایر پورٹ کے اندر داخل ہوا،سیدھے کاؤنٹر پر گیا اور دو لفظوں میں کہا کہ فلائٹ اڑنے کا وقت ہوگیا ہے مجھے لکھنؤ جانا ہے،میرے پاس لگیج نہیں تھا،اس نے فوراً پاس دیا، پاس دکھا کر اندر گھسا،آخری بس مسافر کو جہاز تک لے جانے کے لئے کھڑی تھی،شاید میرے لئے ہی ہو کیونکہ اس میں کوئی مسافر نظر نہیں آیا،جیسے بس میں بیٹھا،بس جہاز تک پہنچادیا۔جہاز میں داخل ہوا، ایئر ہوسٹس نے بلا خیر سیٹ کی طرف رہنمائی کی،پرواز سے قبل دی جانی والی ہدایات دی جاچکی تھیں۔ میں اپنی سیٹ پر بیٹھا چند لمحوں میں فلائٹ پرواز کر گئی۔ رب کا شکر بجالایا۔

لکھنؤ پہنچ کر گھر والوں سے رابطہ کیا تو پتہ چلا وہ لوگ اسی جگہ جام میں ابتک پھنسے ہوئے ہیں، چلچلاتی دھوپ تھی،ساتھ میں بچے بھی تھے اور آس پاس کوئی دوکان تک نہیں تھی۔ میرا بھائی اور بھتیجا پٹنہ میں رہتا ہے ان لوگوں کو فون کرکے کھانے پینے کی چیزیں منگوایا۔

سعودی عرب پہنچنے کے بعد غور کیا کہ یہ سفر تو بہت نازک تھا آخر اس سفر کی کامیابی کے پیچھے کیا راز ہے تو بار بار یہی خیال آیا،لوگوں کی دعاؤں کا اثر ہے۔ سفر والے دن سرے شام ہی اپنے سفر سے متعلق سوشل میڈیا پر خبر دیدی تھی جہاں ساتھیوں نے دعائیں دی۔ پھر گھر والوں کی دعائیں اور بحیثیت

مسافر خود کی دعا۔یقیناً اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں جن کا علم اللہ کو بہتر ہے تاہم میرے دل نے جس بات کو بار بار یاد دلا یا ہے وہ دعا ہے۔

تقریباً سال سے بھی اوپر ہو گیا ہو گا، فریج کا پانی استعمال نہیں کرتا ہوں لیکن گزشتہ جمعہ ضیافت میں پیش کیا گیا ٹھنڈا جوس پینے سے اچانک طبیعت بگڑ گئی، ابھی جدہ کا موسم بھی بارش والا ہے۔دوائیں استعمال کر رہا ہوں تاہم ساتھیوں نے جو دعائیں دی ہیں، ان دعاؤں کی برکت مجھے زیادہ نظر رہی ہے ، بہتر محسوس کر رہا ہوں اور مدینہ کا بھی سفر ہو گا، ان شاء اللہ۔اسی سبب فلائٹ والا پچھلا واقعہ یاد آ گیا تو سوچا اس واقعہ کو آپ لوگوں سے بیان کروں۔

آخر میں تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکر گزار ہوں نے جنہوں نے دعائیں دی، اللہ تعالی آپ سب کو صحت وعافیت سے رکھے اور جو بھائی بیمار ہیں ان کو جلد از جلد شفایابی نصیب فرمائے۔آمین

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :17/6/2024